(امیرِ اہلِ سنّت دامت برکاتہم العالیہ کی کتاب ''غیبت کی تباہ کاریاں'' سے لیے گئے مواد کی ساتویں قسط)

میٹھی زبان

صفحات 17

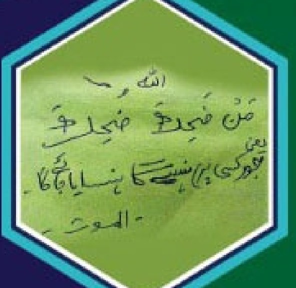

شیخِ طریقت، امیرِ اہلِ سنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی، حضرتِ علّامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطّار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ؕ

یہ مضمون ’’غیبت کی تباہ کاریاں‘‘ کے صفحہ 146 تا 163 سے لیا گیا ہے۔

میٹھی زبان

دُعائے عطّار

یاربَّ المصطفٰے ! جو کوئی رسالہ ’’میٹھی زبان‘‘ کے 17 صفحات پڑھ یا سُن لے اُسے دل آزار تیکھے لہجے سے بچا کر دلوں میں خوشیاں داخل کرنے والی میٹھی زبان عطا فرما۔ اٰمین

درود شریف کی فضیلت

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم: جس نے مجھ پر سو مرتبہ دُرُودِ پاک پڑھا **اللہ** پاک اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھ دیتا ہے کہ یہ نفاق اور جہنم کی آگ سے آزاد ہے اور اُسے بروزِ قیامت **شہدا** کے ساتھ رکھے گا۔

(مُعْجَمُ اَوْسَط ج ۵ ص ۲۵۲ حدیث ۵۷۳۵)

صَلُّوا عَلَى الْحَبِيْب ! صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

کاش میں درخت ہوتا!

اے عاشقانِ رسول ! عالِمِ دین کی شانِ عظمت نشان میں بے اَدَبی سے بچنا بہُت ضَروری ہے۔ خُدانخواستہ کوئی ایسی بُھول ہوگئی جس سے ایمان سے ہاتھ دھونا پڑ گیا تو **خدا کی قسم !** بہُت رُسوائی ہوگی کہ بروزِ قیامت کافِروں کو مُنہ کے بل گھسیٹ کر جہنَّم میں جھونک دیا جائے گا جہاں انہیں ہمیشہ ہمیشہ عذاب میں رہنا پڑیگا۔ **اللہ** پاک ہمیں زبان کی لغزِشوں سے بھی بچائے اور ہمارے ایمان کی حفاظت فرمائے۔ اٰمین۔ ہمارے صَحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان قبر و آخرت کے مُعامَلے میں **اللہ** پاک سے بہُت ڈرتے تھے، غَلَبۂ خوف کے وَقْت ان حضرات کی زَبان سے بَسا اوقات اس طرح کے کلمات ادا ہوتے تھے: کاش! ہمیں دنیا میں بطورِ انسان نہ بھیجا جاتا کہ انسان بن کر دنیا میں آنے کے باعِث اب خاتمہ بِالایمان، قَبْر و قیامت کے امتحان وغیرہ کے کٹھن مراحل

درپیش ہیں۔ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رضی اللہ عنہ نے **خوفِ خدا میں ڈوب کر فرمایا: اگر تم وہ جان لو جو موت** کے بعد ہونا ہے تو تم پسندیدہ کھانا پینا چھوڑ دو، سایہ دار گھروں میں نہ رہو بلکہ ویرانوں کا رُخ کر جاؤ اور تمام عمر آہ و زاری میں بسر کردو اس کے بعد فرمانے لگے: **کاش! میں درخت ہوتا جسے کاٹ دیا جاتا۔** (اَلزُّھد لِلامام اَحمد بن حنبل ص ۱۶۲ رقم ۷۴۰)

میں بجائے اِنساں کے کوئی پودا ہوتا یا
نَخْلِ[1] بن کے طیبہ کے باغ میں کھڑا ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۵۹)

کاش! مجھے ذبح کر دیا جاتا!

اِبنِ عَساکِر نے ''تاریخِ دِمشق'' جلد 47 صفحہ 193 پر حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رضی اللہ عنہ سے یہ **کلمات نَقْل** کیے ہیں: **کاش! میں** دُنْبہ ہوتا، مجھے کسی مہمان کے لیے ذَبح کر دیا جاتا، مجھے کھاتے اور کِھلا دیتے۔

جاں کَنی[2] کی تکلیفیں ذَبح سے ہیں بڑھ کر کاش! مُرغ بن کے طیبہ میں ذَبح ہوگیا ہوتا
مُرغ زارِ[3] طیبہ کا کاش! ہوتا پروانہ گردِ شمع پِھر پِھر کر کاش! جل گیا ہوتا
کاش! خَر[4] یا خچّر یا گھوڑا بن کر آتا اور
آپ نے بھی کُھونٹے سے باندھ کر رکھا ہوتا (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۶۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللّٰہ! اَسْتَغْفِرُ اللّٰہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

آہ میرے گناہ!!!

اے عاشقانِ رسول! عُلَمائے کرام کا مقام سمجھنے، ان کے اِحتِرام کا جذبہ پانے، غیبت کرنے سننے کی عادت نکالنے، نمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گزارنے اور آخرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی انعامات** کے مطابق عمل کر کے روزانہ **فکرِ مدینہ** کے ذَرِیعے مَدَنی انعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا

[1] کھجور کا دَرَخْت، عام دَرَخْت [2] نزع کا عالَم، انسان کی روح نکلنے کا عمل، [3] سبزہ زار [4] گدھا

لیجئے۔ عاشقانِ رسول کی صُحبت اٹھانے کا ایک بہترین ذَرِیعہ مدرسۃُ المدینہ (بالغان) بھی ہے۔ ان میں قراٰنِ کریم پڑھئے اگر پڑھے ہوئے ہیں تو پڑھائیے۔ آپ کی ترغیب وتحریص کیلئے عرض ہے، ایک اسلامی بھائی گناہوں بھرے مختلف معاملات میں مصروف رہا کرتے تھے۔ جن میں **مَعَاذَاللہ** V.C.R. کی لیڈ سپلائی کرنا، راتوں کو اَوباش لڑکوں کے ساتھ گھومنا، روزانہ دو بلکہ تین تین فلمیں دیکھنا، وِرائٹی پروگرامز میں راتیں کالی کرنا شامل تھا۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** بابُ الْمدینہ کراچی کے عَلاقے نیا آباد کے ایک اسلامی بھائی کی مسلسل **اِنفرادی کوشش** کی بَرَکت سے عَلاقے کے **مدرسۃُ الْمدینہ** (برائے بالغان) میں ان کی جانے کی ترکیب بنی، اور اس طرح **عاشقانِ رسول** کی صُحبت ملی اور وہ عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مَدَنی ماحول** سے وابَستہ ہو کر مَدَنی کاموں میں مصروف ہوگئے۔

ہمیں عالموں اور بزرگوں کے آداب سکھاتا ہے ہر دم سدا مدنی ماحول
ہیں اسلامی بھائی سبھی بھائی بھائی ہے بے حد مَحَبَّت بھرا مدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرمَّم) ص ۶۴۷)

تعلیمِ قراٰن کے دو فضائل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عُموماً روزانہ عِشا کے بعد ہزارہا **مدرسۃُ الْمدینہ** قائم کئے جاتے ہیں جہاں فی سبیلِ اللہ **قراٰنِ کریم** کی تعلیم دی جاتی ہے۔ تعلیمِ قراٰنِ کریم کے فضائل کے کیا کہنے! چُنانچِہ **عاشِقانِ رسول** کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃُ الْمدینہ** کی کتاب، **''بہارِشریعت''** حصّہ 16 (312 صَفْحات) صَفْحہ 127 سے **دو فرامینِ مصطَفٰے** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم مُلاحَظہ ہوں: **(1)** تم میں بہتر وہ شخص ہے، جو قراٰن سیکھے اور سکھائے۔ (بُخاری ج ۳ ص ۴۱۰ حدیث ۵۰۲۷) **(2)** جو قراٰن پڑھنے میں ماہر ہے، وہ کراماً کاتبین کے ساتھ ہے اور جو شخص رُک رُک کر قراٰن پڑھتا ہے اور وہ اُس پر شاق ہے (یعنی اُس کی زَبان آسانی سے نہیں چلتی، تکلیف کے ساتھ ادا کرتا ہے) اُس کے لیے دو اَجْر ہیں۔ (صَحیح مُسلِم ص ۴۰۰ حدیث ۷۹۸)

یِہی ہے آرزو تعلیمِ قراٰں عام ہو جائے
ہر اِک پرچم سے اونچا پرچمِ اسلام ہو جائے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گستاخِ رسول کا انجام!

اے عاشقانِ رسول! اگر غیبت کی کثرت کے سبب ربُّ العِزّت ناراض ہوا اور حُضُور تاجدارِ رسالت صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم روٹھ گئے اور ایمان برباد ہوگیا اور کوئی بدنصیب مَعَاذَاللہ کافِر ہوکر مَرا تو خدا کی قسم کہیں کا نہ رہے گا۔ کُفْر پر مرنے والا ہمیشہ ہمیشہ جہنَّم میں رہے گا، کافِروں کے انجام کے بارے میں میرے آقا اعلیٰ حضرت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے ارشاد پڑھئے اور توبہ توبہ کیجئے اور اپنے ایمان کی حفاظت کیلئے خوب کُڑھئے چُنانچہ عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، دعوتِ اسلامی کے مکتبۃُ الْمدینہ کی کتاب ''ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت'' (504 صَفْحات) صَفْحہ 147 پر ہے: ایک مرتبہ عاص (جو کہ بہُت بڑا گستاخِ رسول کافِر تھا وہ) سفر کو گیا۔ تکان (یعنی تھکن) کے باعث ایک درخت سے تکیہ (یعنی ٹیک) لگا کر بیٹھ گیا۔ جبریلِ امین (عَلَیْہِ السَّلَام) بحکمِ رَبُّ الْعٰلمین تشریف لائے اور اُس کا سر پکڑ کر درخت سے ٹکرانا شروع کیا۔ وہ چلاتا تھا کہ ارے کون میرے سر کو دَرَخْت سے ٹکرا رہا ہے؟ اُس کے ساتھی کہتے تھے کہ ہمیں کوئی نظر نہیں آتا۔ یہاں تک کہ جہنَّم واصل ہوا (یعنی مر کر جہنَّم پہنچا)۔ قِیامت کے دن ابوجہل جہنَّمی کی سب سے جدا حالت ہوگی: یہ اپنے آپ کو مَعَاذَاللہ ''عزیز وکریم'' کہا کرتا یعنی عزّت والا وکرم والا۔ داروغۂ دوزخ (یعنی دوزخ کے نگران فرشتے) کو حکم ہوگا کہ اس کے سر پر گُرز مارو! جس کے لگتے ہی ایک بڑا خَلا (بہُت بڑا گڑھا) سر میں ہوجائے گا اور جس کی وُسعت اتنی نہ ہوگی جتنی تم خیال کرتے ہو بلکہ جس کی ایک داڑھ کوہِ اُحُد (یعنی اُحُد پہاڑ) کے برابر ہوگی اس کے سَر پھٹنے سے جو خَلا (گڑھا) ہوگا وہ کس قدر وسیع ہوگا! غرض اس خَلا (گڑھے) میں جہنَّم کا کھولتا ہوا پانی بھرا جائے گا اور اس سے کہا جائے گا:

ذُقْ ۚ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْكَرِیْمُ ﴿۴۹﴾ ترجَمۂ کنزالایمان: چکھ ہاں ہاں تُو ہی بڑا عزّت والا کرم والا ہے۔ (پ ۲۵، الدُّخان: ۴۹)

www.dawateislami.net

اور کافِر کو یہی پانی پلایا جائے گا کہ جب منہ کے قریب آئے گا مُنہ اس میں **گل** کر گر پڑے گا اور جب پیٹ میں اُترے گا، **آنتوں کے ٹکڑے** کر دے گا، اور اس پانی کو ایسا پئیں گے جیسے **تونس** (یعنی نہ بجھنے والی پیاس) کے مارے اُونٹ۔ بھوک سے بیتاب ہوں گے تو **خاردار تھوہڑ**[1] کھولتا ہوا، چَرخ دیئے (یعنی پگھلے) ہوئے تانبے کی طرح اُبلتا ہوا کھلائیں گے جو پیٹ میں جا کر کھولتے ہوئے پانی کی طرح **جوش** مارے گا اور بھوک کو کچھ فائدہ نہ دے گا۔ اَنواع اَنواع (یعنی طرح طرح) کے عذاب ہوں گے۔ ہر طرف سے موت آئے گی اور **مریں** گے کبھی نہیں، نہ کبھی ان کے عذاب میں تخفیف (یعنی کمی) ہوگی۔

خدایا بُرے خاتِمے سے بچانا پڑھوں کلمہ جب نکلے دم یاالٰہی
گناہوں سے بھرپور نامہ ہے میرا مجھے بخش دے کر کرم یاالٰہی (وسائلِ بخشش (مرمّم) ص ۱۱۰)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

گرمیوں میں روزہ آسان مگر چُپ رہنا مشکل

جن لوگوں کی زَبان قینچی کی طرح چلتی رہتی ہے وہ جُھوٹ، **غیبت**، تُہمت اور چُغلی وغیرہ آفتوں میں اکثر مبتلا ہوتے رہتے ہیں، واقعی **زبان پر قُفلِ مدینہ** لگانا یعنی اِس کو قابو میں رکھنا نہایت ضَروری ہے اگرچِہ یہ مشکل ہی سہی مگر کوشش کریں گے تو **اللہ** کریم آسانی کردے گا۔ **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ ''**مِنہاجُ الْعابدین**'' میں نَقْل کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن عبیدُ اللّٰہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرا نَفْس بَصرہ

[1] ایک خاردار زہریلا پودا جس کے پتّے سبز اور پھول رنگ برنگے ہوتے ہیں۔

جیسے گرم شہر کے اندر اور وہ بھی سَخت گرمیوں میں روزہ رکھنے کی تو قوّت رکھتا ہے مگر **فُضُول گوئی** سے زَبان کو روکنے کی طاقت نہیں رکھتا! (مِنهاجُ العابِدین ص ٦٤) اگر ان **تین اُصُولوں** کو پیشِ نظر رکھ لیا جائے تو **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** بڑا نَفع ہوگا: ﴿1﴾ بُری بات کہنا ہر حال میں بُرا ہے ﴿2﴾ فُضُول بات سے خاموشی اَفضل ہے ﴿3﴾ بھلائی کی بات کرنا خاموشی سے بہتر ہے۔

مِری زَباں پہ "قفلِ مدینہ" لگ جائے فُضُول گوئی سے بچتا رہوں سدا یارب
کریں نہ تنگ خیالاتِ بد کبھی، کردے شُعُور و فکر کو پاکیزگی عطا یارب
بَوقتِ نَزع سلامت رہے مِرا ایماں
مجھے نصیب ہو توبہ ہے التجا یارب (وسائلِ بخشش (مرمَّم) ص ۸۳، ۷۸، ۸۷)

جگر کا کینسر ٹھیک ہوگیا

زَبان پر قفلِ مدینہ لگانے کا ذِہن بنانے، غیبت کرنے سُننے کی عادت مٹانے، نَمازوں اور سنّتوں پر عمل کا جذبہ بڑھانے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابَستہ رہئے، سنّتوں کی تربیَت کیلئے **مَدَنی قافلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے اور کامیاب زندگی گُزارنے اور آخِرت سنوارنے کیلئے **مَدَنی اِنعامات** کے مطابِق عمل کر کے روزانہ فکرِ مدینہ کے ذریعے مَدَنی اِنعامات کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ اپنے یہاں کے ذمّے دار کو جَمع کروانے کا معمول بنا لیجئے اور جہاں کہیں **"دَرْسِ فیضانِ سنّت"** ہوتا دیکھیں اُس میں خوش دلی کے ساتھ بہ نیتِ ثواب ضَرور شرکت فرمائیں نیز ہفتہ وار سنّتوں بھرے اجتماع کی حاضِری کسی صورت میں بھی ترک نہ فرمائیں، آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز **مَدَنی بہار** آپ کے گوش گزار کرتا ہوں، **گلستانِ مصطفٰے** (بابُ الْمدینہ کراچی) کے ایک اسلامی بھائی کے بیان کا خُلاصہ ہے: میں نے ایک ایسے اسلامی بھائی کو مدینۃُ الْاَولیا ملتان شریف میں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے

بینَ الْاَقوامی سنّتوں بھرے تین دن کے اجتماع کی دعوت پیش کی جن کی بیٹی کو **جگر کا کینسر** تھا۔ وہ دُعائے شِفا کرنے کا جذبہ لئے سنّتوں بھرے اجتماع میں شریک ہوگئے۔ انہوں نے اجتماعِ پاک میں خوب دُعا کی۔ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** **واپسی کے بعد جب اپنی بیٹی کا چیک اپ کروایا تو یہ دیکھ کر ڈاکٹر حیران وشُشدر رہ گئے کہ اُس کے جگر کا کینسر خَتْم ہوچکا تھا!** ڈاکٹروں کی پوری ٹیم ورطۂ حیرت میں ڈوبی ہوئی تھی کہ آخر کینسر گیا کہاں! جبکہ اجتماعِ پاک میں جانے سے پہلے مریضہ کی حالت اس قدر خراب تھی کہ اُس کے جگر سے روزانہ کم از کم ایک سِرِنج بھر کر مَواد نکالا جاتا تھا! **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اجتماعِ پاک (مدینۃ الاولیا، ملتان) میں شرکت کی بَرَکت سے اب اُس لڑکی کے جگر میں **کینسر** کا نام ونشان تک نہ رہا تھا، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** تادمِ بیان وہ لڑکی اب نہ صرف رُوبہ صحّت ہے بلکہ اُس کی شادی بھی ہوچکی ہے۔

اگر دردِ سر ہو، کہیں کینسر ہو ‏ ‏ دلائے گا تم کو شِفا مَدنی ماحول

شِفائیں ملیں گی، بلائیں ٹلیں گی ‏ ‏ یقیناً ہے بَرَکت بھرا مَدنی ماحول (وسائلِ بخشش (مُرَمَّم) ص۶۴۸)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

کوئی مرض لاعلاج نہیں!

اے عاشقانِ رسول! دیکھا آپ نے! سنّتوں بھرے اجتماع کی بَرَکت سے ڈاکٹروں کے بقول لاعلاج مانا جانے والا کینسر بھی ٹھیک ہوگیا، حقیقت یہ ہے کہ کوئی مرض ایسا نہیں جس کی دَوا نہ ہو چُنانچہ **عاشقانِ رسول** کی مَدنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃُ المدینہ** کی کتاب، **”گھریلو علاج“** (113 صَفْحات) صَفْحہ 7 پر ہے: **اللہ پاک کے حبیب** صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **کا فرمانِ صحّت نشان ہے:** ہر بیماری کی دوا ہے، جب دوا بیماری تک پہنچادی جاتی ہے تو **اللہ** پاک کے حکم سے مریض اچھا ہوجاتا ہے۔

(صَحیح مُسلِم ص۱۲۱۰ حدیث ۲۲۰۴)

کینسر کے دو علاج

﴿1﴾ پِسا ہوا **کالا زِیرہ** تین تین گرام دن میں تین مرتبہ پانی سے استِعمال کیجئے ﴿2﴾ روزانہ چٹکی بھر پسی ہوئی خالِص **ہلدی** کھانے سے **اِنْ شَآءَ اللّٰہ** کبھی **کینسر** نہیں ہوگا۔

غیبت کے مختلف طریقے

اے عاشِقانِ رسول! غیبت صِرف زَبان ہی سے نہیں اور طریقوں سے بھی کی جاسکتی ہے مَثَلاً ﴿1﴾ اشارے سے ﴿2﴾ لکھ کر ﴿3﴾ مُسکرا کر (مَثَلاً آپ کے سامنے کسی کی خوبی بیان ہوئی اور آپ نے طنزیہ انداز میں مسکرا دیا جس سے ظاہر ہوتا ہو کہ ''تم بھلے تعریف کئے جاؤ، میں اِس کو خوب جانتا ہوں!'') ﴿4﴾ دل کے اندر **غیبت** کرنا یعنی **بدگُمانی** کو دل میں جما لینا۔ مَثَلاً بِغیر دیکھے بِلا دلیل یا بِغیر کسی واضح قرینے کے ذِہن بنالینا کہ ''فُلاں میں وفا نہیں ہے۔'' یا ''فُلاں نے ہی میری چیز چُرائی ہے'' یا ''فُلاں نے یوں ہی گپ لگا دیا ہے'' وغیرہ ﴿5﴾ اَلْغَرَض ہاتھ، پاؤں، سر، ناک، ہونٹ، زَبان، آنکھ، اَبرو، پیشانی پر بل ڈال کر یا لکھ کر، فون پر SMS کرکے، انٹرنیٹ پر چیٹنگ کے ذَرِیعے، برقی ڈاک (یعنی EMAIL) سے یا کسی بھی انداز سے کسی کے اندر موجود بُرائی یا خامی دوسرے کو بتائی جائے وہ **غیبت** میں داخِل ہے۔

مؤمنوں پر تین احسان کرو!

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: تم سے مؤمنوں کو اگر تین فوائد حاصِل ہوں تو تم مُحْسِنِین (یعنی اِحسان کرنے والوں) میں شُمار کئے جاؤ گے (۱) اگر انہیں نَفْع نہیں پہنچا سکتے تو نقصان بھی نہ پہنچاؤ (۲) انہیں خوش نہیں کرسکتے تو رنجیدہ بھی نہ کرو (۳) ان کی تعریف نہیں کرسکتے تو بُرائی بھی مت کرو۔ (تَنبِیہُ الْغافِلین ص۸۸)

مسلمان کی بھلائی بیان کرنے والوں کیلئے فرشتوں کی دُعا

مشہور تابِعی بُزُرگ حضرتِ سیِّدُنا مُجاہِد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ (جن کا ۱۰۳ھ میں مکّۂ معظّمہ زادَھَا اللہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں سجدے کی حالت میں وِصال ہوا) فرماتے

www.dawateislami.net

ہیں: جب کوئی شخص اپنے اسلامی بھائی کا بھلائی کے ساتھ ذِکر کرتا ہے تو اُس کے ساتھ رہنے والے فِرِشتے اُسے دُعا دیتے ہیں کہ ''تمہارے لئے بھی اس کی مثل ہو'' اور جب کوئی اپنے بھائی کو بُرائی (یعنی غیبت وغیرہ) سے یاد کرتا ہے تو فِرِشتے کہتے ہیں: تُو نے اس کی پوشیدہ بات ظاہر کردی! ذرا اپنی طرف دیکھ اور **اللہ** پاک کا شکر کر کہ اُس نے تیرا پردہ رکھا ہوا ہے۔ **(تَنبِیہُ الْغافِلین ص۸۸)**

مجرم ہوں دل سے خوفِ قِیامت نکال دو
پردہ گنہگار پہ دامن کا ڈال دو

میٹھے بول کی میٹھی حکایت

اے عاشِقانِ رسول! دیکھا آپ نے! مسلمان کے بارے میں بھلائی والا **میٹھا بول** بولنے والے کو فِرِشتے دُعائے خیر سے نوازتے ہیں اور **غیبت** وغیرہ کرنے والوں کو تنبیہ کرتے ہیں لہٰذا ہمیں ہمیشہ زَبان سے **میٹھا بول** ادا کرنے کی سعی کرنی چاہئے اور **میٹھا بول** تو پھر **میٹھا بول** ہے اِس کی مٹھاس وہ رنگ لاتی ہے کہ عقلیں دنگ رہ جاتی ہیں! اِس ضِمن میں ایک **حِکایت** سنئے اور جھومئے چُنانچِہ **خُراسان** کے ایک بُزُرگ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کو خواب میں حکم ہوا: ''تاتاری قوم میں اسلام کی دعوت پیش کرو!'' اُس وَقْت **ہلاکو** کا بیٹا تگودار بَرسرِ اِقتِدار تھا۔ وہ **بُزُرگ** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سفر کر کے تگودار کے پاس تشریف لے آئے۔ سنّتوں کے پیکر بارِیش مسلمان **مبلّغ** کو دیکھ کر اُسے مسخری سوجھی اور کہنے لگا: ''میاں! یہ تو بتاؤ تمہاری داڑھی کے بال اچّھے یا میرے کُتّے کی دم؟'' بات اگرچِہ غصّہ دلانے والی تھی مگر چونکہ وہ ایک سمجھدار مبلّغ تھے لہٰذا نہایت نرمی کے ساتھ فرمانے لگے: ''میں بھی اپنے خالق و مالِک **اللہ** کریم کا کتّا ہوں اگر جاں نثاری اور وفاداری سے اسے خوش کرنے میں کامیاب ہو جاؤں تو میں اچّھا ورنہ آپ کے کُتّے کی دُم ہی مجھ سے اچّھی'' چُونکہ وہ ایک باعمل مُبلّغ تھے **غیبت** و چُغلی، عیب جوئی اور بدکلامی نیز فُضُول گوئی وغیرہ سے دُور رہتے ہوئے اپنی زَبان **ذِکْرُ اللہ** سے ہمیشہ تَر رکھتے تھے لہٰذا ان کی زَبان سے نکلے

ہوئے **میٹھے بول** تاثیر کا تیر بن کر تگودار کے دل میں پیوَست ہوگئے کہ جب اس نے اپنے ''زہریلے کانٹے'' کے جواب میں اس باعمل مبلّغ کی طرف سے ''خوشبودار **مَدَنی پھول**'' پایا تو پانی پانی ہوگیا اور نرمی سے بولا: آپ (رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ) میرے مہمان ہیں میرے ہی یہاں قِیام فرمائیے۔ چُنانچِہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اُس کے پاس مُقیم ہوگئے۔ **تگودار** روزانہ رات آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی خدمت میں حاضِر ہوتا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نہایت ہی شفقت کے ساتھ اسے **نیکی کی دعوت** پیش کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی **اِنفرادی کوشش** نے تگودار کے دل میں **مَدَنی انقِلاب** برپا کردیا! وُہی **تگودار** جو کل تک اسلام کو صَفحۂ ہستی سے مٹانے کے درپے تھا آج **اسلام کا شیدائی** بن چکا تھا۔ اسی **باعمل مبلّغ** کے ہاتھوں **تگودار** اپنی پوری تا تاری قوم سمیت مسلمان ہوگیا۔ اس کا اسلامی نام **احمد** رکھا گیا۔ تاریخ گواہ ہے کہ ایک مبلّغ کے **میٹھے بول** کی بَرَکت سے وسطِ ایشیا کی خونخوار تا تاری سلطنت اسلامی حکومت سے بدل گئی۔ **اللہُ ربُّ العِزّت کی اُن پر رحمت ہو اور اُن کے صدقے ہماری بے حساب مغفِرت ہو۔** **اٰمِین بِجاہِ النَّبِیِّ الْاَمین** صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

میٹھی زبان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! دیکھا آپ نے؟ مبلّغ ہو تو ایسا! اگر **تگودار** کے تیکھے جملے پر وہ بُزُرگ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ غصّے میں آجاتے تو ہرگز یہ **مَدَنی نتائج** برآمد نہ ہوتے۔ لہٰذا کوئی کتنا ہی غصّہ دلائے ہمیں اپنی **زَبان** کو قابو میں ہی رکھنا چاہئے کہ جب یہ بے قابو ہوجاتی ہے تو بعض اوقات بنے بنائے کھیل بھی بگاڑ کر رکھ دیتی ہے۔ **میٹھی زَبان** ہی تو تھی کہ جس کی شیرینی اور چاشنی نے **تگودار** جیسے وحشی اور خونخوار انسان بدتر اَز حَیوان کو انسانیت کے بلندوبالا منصب پر فائز کردیا۔ ؎

ہے فلاح و کامرانی نرمی و آسانی میں
ہر بنا کام بگڑ جاتا ہے نادانی میں

ذِکر و دُعا کے انداز پر غیبت

حُجَّۃُ الْاِسلام حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اِحْیاءُ الْعُلوم جلد 3 میں سب سے بدترین غیبت کا تذکرہ کرتے ہوئے جو کچھ فرمایا ہے اُس کی روشنی میں عَرض کرنے کی سعی کرتا ہوں: بعض لوگ ضَرورت سے کچھ زیادہ ہی ہوشیار ہوتے ہیں اور وہ شیطان کے جھانسے میں آکر، اَلْحَمْدُ لِلّٰہ، سُبْحٰنَ اللّٰہ کہہ کر نیز دُعائیہ جملے بول کر غیبت بلکہ ساتھ ہی ساتھ رِیاکاری کے بھی مُرتکِب ہو جاتے ہیں! مَثَلاً شخصیّات یا اربابِ اقتِدار کی طرف مَیلان رکھنے والے کسی آدمی کا تذکرہ نکلنے پر صاف لفظوں میں بُرائی کرنے کے بجائے کچھ اِس طرح بولیں گے: اَلْحَمْدُ لِلّٰہ وزیروں، افسروں اور سرمایہ داروں سے اپنا کوئی واسِطہ نہیں ان دُنیاداروں کے آگے کون ذلیل ہو! (یوں اِن ڈائریکٹ اُس مخصوص آدمی کی جو بڑے لوگوں سے میل جول رکھتا ہے غیبت ہو چکی) یا کسی کی بات چلنے پر اس کے بارے میں یوں کہیں گے: ہم بے حیائی سے اللہ پاک کی پناہ مانگتے ہیں، الٰہی خیر فرما۔ یوں ذِکر و دُعا کے انداز میں کسی مخصوص آدمی کے تذکرے کے موقع پر بِلا اجازتِ شَرعی اُس کے ''بے حیا'' ہونے کا اظہار کر کے اُس کی غیبت میں مُبتَلا ہوئے اور بند لفظوں میں اپنی پارسائی (یعنی باحیا ہونے) کا اِعلان کر کے رِیاکاری کی تباہ کاری میں جا پڑنے کا خطرہ مول لیا۔ اِسی انداز میں دُعا ہی دُعا کے اندر مخصوص آدمیوں کی دیگر خامیوں کے اِن ڈائریکٹ یعنی بند الفاظ میں تذکرے کر ڈالتے اور ثواب کے بجائے عذاب کے حقدار بنتے ہیں۔ اِسی طرح بعض اوقات کسی کی تعریف کر کے بھی غیبت کی عَمیق (یعنی گہری) کھائی میں جا پڑتے ہیں مَثَلاً کہیں گے: ''سُبْحٰنَ اللّٰہ! فُلاں پکّا نمازی پرہیزگار ہے، اس کے اَخلاق بھی عُمدہ ہیں مگر بے چارہ ایسی بات میں مُبتَلا ہے جس میں ہم سبھی گھرے ہوئے ہیں میرا مطلب ہے کہ اُس میں صَبْر کی کمی ہے!'' دیکھا آپ نے! شیطان نے کس قدر چالاکی کے ساتھ تعریف کروا کر اور قائل کی تواضُع اور انکساری خود اپنی ہی زبانی بُلوا کر اگلے کو ''بے صَبْر'' کہلوا کر غیبت کی آفت میں پھنسا دیا! اِس مثال کو آسان انداز میں یوں سمجھئے جیسا کہ بعضوں کی عادت ہوتی ہے کہ یار وہ ہے تو شریف آدمی مگر اُس کا میری طرح دل ذرا

چھوٹا ہے، اُس کو یوں تو دین سے بَہُت مَحبَّت ہے مگر میری طرح نمازوں میں سُست ہے، فُلاں آدمی اچّھا ہے مگر میری طرح ٹھنڈا ہے کہ اِستِنجا خانے میں جاتا ہے تو بیٹھ جاتا ہے وغیرہ۔ اِسی طرح بعض اَوقات کسی کے عیب یا اُس کی خطا کا یوں تذکرہ کیا جاتا ہے: ''بے چارے سے غصّے ہی غصّے میں فُلاں کو تھپڑ مار دینے کی جو بھول ہوئی ہے اِس پر مجھے سَخت افسوس ہے! میں دعا کرتا ہوں کہ **اللہ** پاک رَحم فرمائے۔'' اس طرح **دُعا** کے انداز میں اُس مسلمان کے غصّے میں آکر ظلماً کسی کو تھپڑ جڑ دینے کے عیب وخطا کا تذکرہ کرڈالا، اور **غیبت** کی مصیبت گلے پڑی۔ **دُعا** والی مثال دینے کے بعد **حُجَّۃُ الْاِسلام** حضرت سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: **اظہارِ افسوس** اور **دُعا** میں یہ شَخْص **جھوٹ** بولتا ہے، دُعا کرنی ہی تھی تو نماز کے بعد چپکے سے بھی کی جاسکتی تھی اور اگر افسوس ہی تھا تو اُس کی خطا کا جواب اِس نے ڈنکا بجایا اس پر بھی افسوس ہونا چاہئے تھا! اسی طرح اگر کسی کے گناہ کا پتا لگ جاتا ہے تو بعض نادان لوگ سب کے سامنے اِس طرح کہتے ہیں: ''بے چارہ (مَثَلاً فُلاں کے پیسے خُرد بُرد کرنے کی) بَہُت بڑی آفت میں پھنس گیا ہے **اللہ** پاک اس کی اور ہماری توبہ قبول فرمائے۔'' **یہ دُعا بھی حقیقت میں دُعا نہیں بلکہ غیبت کا ایک بدترین انداز ہے۔**

(ماخوذ از: اِحیاءُ الْعُلوم ج۳ ص۱۷۹)

قِیامت کا ہوش رُبا منظر

اے **عاشِقانِ رسول!** غیبت کی حقیقت کو سمجھنے اور اپنی زَبان کو قابو میں رکھنے کا ذِہن بنایئے، خود کو قہرِ الٰہی سے ڈرایئے اور ذرا **قِیامت** کے **ہوش رُبا منظر** کو تصوُّر میں لایئے۔ **عاشِقانِ رسول** کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃُ المدینہ** کی کتاب، ''**بہارِ شریعت**'' جلد اوّل (1250 صَفْحات) صَفْحہ 133 تا 135 کے مضمون کا خُلاصہ ہے: اِس وَقْت سورج **چار ہزار برس** کی راہ پر ہے اور اِس طرف اُس کی پیٹھ ہے، **قِیامت** کے دن سورج صِرف **ایک میل** پر ہوگا اور اُس کا مُنہ اِس طرف ہوگا، بھیجے کھولتے ہوں گے اور اس کثرت سے پسینہ نکلے گا کہ ستّر گز زمین میں جذب ہوجائے گا، پھر جو پسینہ زمین نہ پی سکے

گی وہ اوپر چڑھے گا، کسی کے **ٹخنوں** تک ہوگا، کسی کے **گھٹنوں** تک، کسی کے **کمر**، کسی کے **سینے**، کسی کے **گلے** تک، اور کافِر کے تو **مُنہ** تک چڑھ کر مثلِ لگام کے جکڑ جائے گا، جس میں وہ ڈُبکیاں کھائے گا۔ اس گرمی کی حالت میں **پیاس** کی جو کیفیّت ہوگی محتاجِ بیان نہیں، **زَبانیں سُوکھ کر کانٹا** ہوجائیں گی، بعضوں کی زبانیں مُنہ سے باہَر نکل آئیں گی، دل اُبل کر گلے کو آجائیں گے، ہر مُبتَلا بقدرِ گناہ تکلیف میں مبتَلا کیا جائے گا، جس نے **چاندی سونے** کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اُس مال کو خوب گرم کر کے اُس کی کروٹ اور پیشانی اور پیٹھ پر داغ کریں گے، جس نے **جانوروں** کی زکوٰۃ نہ دی ہوگی اس کے جانور قِیامت کے دن خوب تیّار ہو کر آئیں گے اور اس شخص کو وہاں لٹائیں گے اور وہ جانور اپنے سینگوں سے مارتے اور پاؤں سے روندتے اُس پر گزریں گے، جب سب اسی طرح گزر جائیں گے پھر اُدھر سے واپس آکر یوہیں اُس پر گزریں گے، اسی طرح کرتے رہیں گے، یہاں تک کہ لوگوں کا حساب ختم ہو۔ **وَعَلٰی ھٰذَا الْقِیاس**. پھر باوُجود ان مصیبتوں کے کوئی کسی کا پُرسانِ حال نہ ہوگا، بھائی سے بھائی بھاگے گا، ماں باپ اولاد سے پیچھا چھڑائیں گے، بی بی بچّے الگ جان چُرائیں گے، ہر ایک اپنی اپنی مصیبت میں گرفتار، کون کس کا مددگار ہوگا...! حضرت **آدم** عَلَیْہِ السَّلام کو حُکْم ہوگا، اے آدم! دوزخیوں کی جماعت الگ کر، عرض کرینگے: کتنے میں سے کتنے؟ ارشاد ہوگا: **ہر ہزار سے نو سو ننانوے**، یہ وہ وَقْت ہوگا کہ بچّے مارے غم کے بوڑھے ہوجائیں گے، حَمْل والی کا حَمْل ساقِط ہوجائے گا، لوگ ایسے دکھائی دیں گے کہ نشہ میں ہیں، حالانکہ نشہ میں نہ ہوں گے، ولیکن **اللہ** کا عذاب بہُت سخت ہے، غَرَض کس کس مصیبت کا بیان کیا جائے، ایک ہو، دو ہوں، سَو ہوں، ہزار ہوں تو کوئی بیان بھی کرے، ہزارہا مصائب اور وہ بھی ایسے شدید کہ اَلْاَمان اَلْاَمان...! اور یہ سب تکلیفیں دوچار گھنٹے، دوچار دن، دوچار ماہ کی نہیں، بلکہ قِیامت کا دن کہ **پچاس ہزار برس** کا ایک دن ہوگا۔ (بہارِ شریعت جلد اوّل ص۱۳۳تا۱۳۵)

لوگ مُطالبے کر رہے ہوں گے!

اے عاشقانِ رسول! ایسے ہوشرُبا حالات میں چاروں جانب سے نفسی نفسی کی آواز بلند ہوگی، ہر طرف سے واویلا کی آواز کان میں پڑے گی، دوزخ سامنے جوش مارتی ہوئی ہوگی، ہر حق والا اپنے حق کا مُطالَبہ کریگا اور رَبُّ الْعِزّت کی خدمت میں نالِش (یعنی فریاد) کرے گا، کوئی کہے گا: اس نے میری غیبت کی، اس نے میرا مذاق اُڑایا، کوئی بولے گا: اس نے مجھ پر ظُلم کیا، کوئی کہے گا: اس نے مجھے احمق کہا، کوئی کہے گا: اس نے مجھے بے وُقُوف بولا، کوئی پکارے گا: اس نے مجھے قتل کیا، کوئی فریاد کریگا: اس نے میرا قرضہ دبالیا، کوئی کہہ رہا ہوگا: اس نے میری کتاب چُھپائی، کوئی کہے گا: اِس نے مجھے گھور کر دیکھا اور ڈرادیا تھا، کسی کا دعویٰ ہوگا: اس نے مجھے بِلاوجہ جھاڑا تھا، کوئی بول رہا ہوگا: اِس نے میرا عیب کھولدیا تھا، کوئی کہتا ہوگا: اِس نے مجھے دھکا مارا تھا۔ بَہَر حال تمام اہلِ حُقُوق اور جنہوں نے حق تَلَف کئے ہوں گے ان کو فرشتے پَرْوَرْدگار کے سامنے حاضِر کریں گے، یہ لوگ نَدامت سے سر جھکائے ہوئے ہوں گے، اور اللہ پاک ہر ایک کے ساتھ عدل وانصاف فرمائے گا، ہر حق والے کوخوش کرے گا، اُن لوگوں کی نیکیاں اِن کو دے گا اور اِن کی بدیاں اُن کے سَر ڈالے گا۔ پھر اگر فضلِ خدا شامل حال ہوا تو اُن کی نَجات ہوجائے گی ورنہ جہنَّم میں پڑے ایک مُدَّت تک جلیں گے۔

شان اور شوکت کے ہونے کا عزیز　　ہے عَبَث ارمان آخر موت ہے
عیش وغم میں صابر و شاکر رہے　　ہے وُہی انسان آخر موت ہے

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد
تُوبُوا اِلَی اللہ! اَسْتَغْفِرُ اللہ
صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللہُ علٰی محمَّد

اِصلاح کا حسین انداز پیارے پیارے مَدَنی آقا صَلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم کو جب کسی کی بات پہنچتی جو ناگوار گُزرتی تو اُس کا پردہ رکھتے ہوئے اُس کی **اِصلاح کا یہ حسین انداز** ہوتا کہ ارشاد فرماتے: مَا بَالُ اَقْوَامٍ یَقُوْلُوْنَ کَذَا وَکَذَا یعنی لوگوں کو کیا ہوگیا جو ایسی بات کہتے ہیں۔

(سُنَنِ ابوداوٗد ج ٤ ص ٣٢٩ حدیث ٤٧٨٨)

کاش! ہمیں بھی اِصلاح کا ڈھنگ آجائے، ہمارا تو اکثر حال یہ ہوتا ہے کہ اگر کسی کو سمجھانا بھی ہو تو بِلاضرورتِ شَرعی سب کے سامنے نام لیکر یا اُسی کی طرف دیکھ کر اِس طرح سمجھائیں گے کہ بے چارے کی پَول بھی کھول کر رکھ دیں گے اپنے ضمیر سے پوچھ لیجئے کہ یہ سمجھانا ہوا یا اگلے کو ذلیل (DEGRADE) کرنا ہوا؟ اِس طرح سُدھار پیدا ہوگا یا مزید بگاڑ بڑھے گا؟ یاد رکھئے! اگر ہمارے رُعب سے سامنے والا چُپ ہوگیا یا مان گیا تب بھی اُس کے دل میں ناگواری سی رہ جائے گی جو کہ بُغض وکینہ **غیبت** وتہمت وغیرہ کے دروازے کھول سکتی ہے۔ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''جس کسی نے اپنے بھائی کو اِعلانیہ نصیحت کی اُس نے اُسے عیب لگایا اور جس نے چُپکے سے کی تو اُسے زینت بخشی۔'' (شُعَبُ الْاِیمان ج ٦ ص ١١٢ رقم ٧٦٤١) البتّہ اگر پوشیدہ نصیحت نفع نہ دے تو پھر (موقع اور منصب کی مُناسَبَت سے) اِعلانیہ نصیحت کرے۔ (تَنبِیہُ الْغافِلین ص ٤٩)

حاجی مُشتاق سُنہری جالیوں کے رُوبرو **غیبت** کرنے سننے کی عادت نکالنے، نَمازوں اور سنّتوں کی عادت ڈالنے کیلئے **دعوتِ اسلامی** کے مَدَنی ماحول سے ہر دم وابستہ رہئے، سنّتوں کی تربیت کیلئے **مَدَنی قافِلوں** میں **عاشقانِ رسول** کے ساتھ سنّتوں بھرا سفر کیجئے، اور سنّتوں بھرے اجتماع میں ازابتدا تا انتہا مکمّل شرکت کیجئے نہ جانے کس کے صدقے کس پر کب کرم ہو جائے! آپ کی ترغیب کیلئے ایک ایمان افروز **مَدَنی بہار** گوش گزار کی جاتی ہے: بابُ الْاسلام سندھ کی ایک **مسجِد** کے **مُؤَذِّن** صاحِب نے

www.dawateislami.net

2004ء میں **صحرائے مدینہ** (بابُ المدینہ، کراچی) میں ہونے والے عاشقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے تین دن کے سنّتوں بھرے اجتماع کی آخری نِشَست میں جب **ذِکرُ اللّٰہ** شُروع ہوا تو آنکھیں بند کر کے ذِکرُ اللّٰہ میں مست ہو گئے، **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** اُن پر بابِ کرم کُھل گیا اور انہوں نے خود کو **مکّۃُ الْمکرَّمہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں پایا۔ لوگ جُوق در جُوق طوافِ خانۂ کعبہ میں مشغول تھے۔ ذِکرُ اللّٰہ کے بعد جب پُر سوز انداز میں **تصوُّرِ مدینہ** کا سلسلہ شُروع ہوا تو **اَلْحَمْدُ لِلّٰہ** انہوں نے خود کو **مدینۂ منوَّرہ** زادَھَا اللّٰہُ شَرَفًا وَّ تَعْظِیْمًا میں پایا، **سبز سبز گُنبد** نگاہوں کے سامنے تھا، اتنے میں سُنہری جالیاں جلوے بکھیرنے لگیں۔ وہاں انہوں نے دیکھا کہ **دعوتِ اسلامی** کے مرکزی مجلسِ شوریٰ کے مرحوم نگران، خوش الحان نعت خوان، بلبلِ روضۂ رسول **حاجی مشتاق عطّاری** رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ **سنہری جالیوں کے روبرو** دست بستہ حاضر ہیں، وہ بھی ہاتھ باندھ کر چند قدم پیچھے کھڑے ہو گئے اُن پر رِقّت طاری تھی، جذبات قابو میں نہ رہے اور وہ دیوانگی کے عالَم میں آگے بڑھتے ہوئے **سُنہری جالیوں** کے مزید قریب ہو گئے، کرم بالائے کرم یہ ہوا کہ مُبارک جالیاں کھل گئیں، ہر طرف نورٌ علیٰ نور ہو گیا، **ان کا کہنا ہے کہ خدا کی قسم! میری نگاہوں کے سامنے مکّی مَدَنی آقا، پیارے پیارے مصطفٰے** صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم **جلوہ فرما تھے اُنہوں نے مجھ گنہگار کو مُصافَحہ** (یعنی ہاتھ ملانے) **کی سعادت عنایت فرمائی۔ وَاللّٰہ! ہاتھ ایسے مُلائم تھے جس کی کوئی مِثال نہیں۔**

کرم تجھ پہ شاہِ مدینہ کریں گے   تو اپنا لے دل سے ذرا مَدَنی ماحول
خدا کے کرم سے دکھائے گا اِک دن   تجھے جلوۂ مصطفٰے مَدَنی ماحول

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صلَّی اللّٰہُ علٰی محمَّد

مقدّر والوں کے سودے

اے عاشِقانِ رسول! مُقدّر والوں کے سودے ہیں، بس جس پر کرم ہو جائے! ہم سبھی کو چاہئے کہ جَلْوۂ مصطفٰے صَلَّی اللّٰہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی حسرت دل میں بڑھائیں اور تمنّائے دیدار میں اشک بہائیں، وہ **عاشقانِ رسول** کس قدر بَخت بیدار ہیں جو جلوۂ یار سے اپنی آنکھیں ٹھنڈی کرتے ہیں، عُشّاق کی بھی کیا شان ہے ؎

www.dawateislami.net

بہارِ خلد صدقے ہو رہی ہے رُوئے عاشق پر
کھلی جاتی ہیں کلیاں دل کی تیرے مُسکرانے سے (ذوقِ نعت ص ۱۵۰)

دیدارِ مصطفٰے کا وظیفہ

عاشِقانِ رسول کی مَدَنی تحریک، **دعوتِ اسلامی** کے **مکتبۃ المدینہ** کی کتاب، ''**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**'' (561 صَفْحات) صَفحہ 115 تا 116 پر ہے:

عرض: حبیبِ اکرم صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی زیارتِ شریفہ حاصل ہونے کا کیا طریقہ ہے؟

ارشاد: دُرُود شریف کی کثرت شب میں اور سوتے وقت کے علاوہ ہر وقت تکثیر (یعنی کثرت) رکھے بِالْخُصُوص اِس **دُرُود شریف** کو بعدِ عشا **سو بار** یا جتنی بار پڑھ سکے پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا اَمَرْتَنَا اَنْ نُّصَلِّیَ عَلَیْہِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَ تَرْضٰی لَہٗ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی جَسَدِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ
اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ ط

حُصُولِ زیارتِ اَقدس (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے اس سے **بہتر** صِیغہ نہیں مگر خالِص **تعظیمِ شانِ اَقدس** (صَلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم) کے لئے پڑھے اس **نیّت** کو بھی جگہ نہ دے کہ مجھے زیارت عطا ہو، آگے اُن کا **کرم** بے حد و بے انتہا ہے۔

فِراق ووَصل چه خَواهی رِضائے دوست طَلَب
کــه حَیف بــاشَد اَز و غیــرِ اُوتمــنّائی

(یعنی نزدیکی و دُوری سے کیا مطلب! دوست کی خوشنودی طَلَب کر کہ اس کے علاوہ دوست سے کسی اور شے کی آرزو کرنا قابلِ افسوس ہے)

جلوۂ یار ادھر بھی کوئی پھیرا تیرا
حسرتیں آٹھ پہر تکتی ہیں رستہ تیرا (ذوقِ نعت ص ۱۵)

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

غیر ضروری گفتگو اللہ و رسول عزوجل و صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم

کو ناپسند ہے۔

میری خواہش ہے کہ صرف

آخرت کے فائدے کی

باتیں کروں۔

جو چپ رہا اُس نے نجات پائی۔

(الحدیث)

(ترمذی ج4 ص225 حدیث 2509)

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی کراچی

UAN +92 21 111 25 26 92 0313-1139278

www.maktabatulmadinah.com / www.dawateislami.net

feedback@maktabatulmadinah.com / ilmia@dawateislami.net

www.dawateislami.net